

ABC Certified

مظلوم کی آواز — بلیک میلنگ کی سیاہی سے پاک

DAILY "DAK" GUJRAT
www.dailydak.pk

روزنامہ

چیف ایڈیٹر
یونس ساقی گجرات

داک

جمعۃ المبارک 09 ذوالحجہ 1441ھ 31 جولائی 2020ء 17 ساون 2077 ب (SR-53)
جلد نمبر 24 شمارہ نمبر 335 ت 15 روپے، فون 3729155-3607598 فکس 053-3729048

مسلل اشاعت کے 24 سال

چیف ایڈیٹر
محمد یونس سانی

روزنامہ ڈاک گجرات

کفر ہے ظلم کا سہارا ہر باب رہنا حکم خدا کا لکھا ہے سب پر اور دل
ایک بڑے مضمون نگاروں، کالم نویسوں اور مراسلہ نگاروں کی آراء سے تشفق ہونا ضروری نہیں

شاعر مشرق علامہ محمد اقبال

کے 143 واں یوم ولادت کے موقع پر

ایڈیٹوریل اشاعت خاص

WWW.DAILYDAK.PK

چیف ایڈیٹر: محمد یونس سانی
مدیر: ڈاکٹر محمد یونس سانی
مدیر: ڈاکٹر محمد یونس سانی



محمد گوہر طفیل

انیسویں اور بیسویں صدی ہجری کے اردو اور فارسی شعراء میں علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔ عقل کی عظمت، فکر کی وسعت، فکر کی رصفت اور صاحب دین و یتیم ہونے کی حیثیت سے کوئی دوسرا شاعر آپ کا حصہ رکھائی نہیں دیتا۔ آپ سے قبل مرزا غالب اور حالی نے بھی قوم کے دل و دماغ میں انقلاب پیدا کیا مگر اقبال نے جو قوم میں شعور اجاگر کیا وہ کسی اور شاعر نے نہ کیا۔ اقبال بہت بڑے فلسفی تھے، مفکر تھے، شاعر تھے، ادیب تھے، مزاحیان حقیقت تھے، باطنی قوم تھے، مصلح امت تھے۔ مگر ان سب حیثیتوں سے بالا ان کی یہ حیثیت تھی کہ وہ عاشق رسول ﷺ تھے۔ ان کے لفظ و کلام کا مرکز، ان کی زندگی کا مقصد ان کے پیام کا محور، ان کی دعوت کا نشانہ صرف حب رسول ﷺ تھا۔ آپ کی فارسی شاعری جذبہ

عشق رسول ﷺ سے لبریز ہے اور اس میں مولانا روم کی مثنوی کی جھلک دیکھی ہے۔ اس میں جس عشق و مستی کو اقبال نے انسان کے ارتقاء کے لیے لازمی گردانا ہے وہ صرف عشق رسول ﷺ کے قوسل اور انسانی کے صدمے حاصل ہوئی۔ آپ کے لفظ و کلام کا مرکز عشق رسول ﷺ ہی تھا۔ آپ فرماتے ہیں:

دروں کا بجز درد نفس نیست
بجز دست تو بار و دھن نیست
درک انسانہ غم ہا کہ گویم
کہ اندر سبھا غیر از تو کس نیست (پیام شرقی)

کہ ہمارے اندر صرف سانس باقی ہے، جو آہوں کے سبب (دھواں میں بجلی کی بجائے) کے دست (مشکل کشا) کے علاوہ اور کچھ ہمارے سامنے نہیں ہیں، ہم تا رواں رفتہ باز آید یہ تن طرز پر ڈھالنا عشق صادق کا قضا ہے۔ اس سلسلے سے سیرابی حاصل کرو، تاکہ

ان سب حیثیتوں سے بالا ان کی یہ حیثیت تھی کہ وہ عاشق رسول ﷺ تھے۔ ان کے لفظ و کلام کا مرکز، ان کی زندگی کا مقصد ان کے پیام کا محور، ان کی دعوت کا نشانہ صرف حب رسول ﷺ تھا۔ آپ کی فارسی شاعری جذبہ

اقبال کی فارسی شاعری اور عشق رسول ﷺ

علامہ اقبال کی ساری زندگی کا حاصل مندرجہ بالا شعر ہے، فرماتے ہیں کہ اپنے در دل مسلم مقام مصطفیٰ ﷺ است آپ کو مصطفیٰ ﷺ تک پہنچاؤ، اگر تم وہاں آؤ گے تو نام مصطفیٰ ﷺ است یعنی ہماری آبرو حضور ﷺ ہی کے نام ہی اسلام سے دور ہوا۔ یونیس میں گرفتار کی بدولت ہے، مسلمان کے دل میں حضور ﷺ کی محبت جاگزیں ہوتی ہے۔

عشق اس وقت تک بے معنی ہے جب تک محبوب کی اجازت نہ کی جائے، محبوب کے عادات و اشکال، ماحول و اقوال، گفتار و رفتار، عادات و اطوار، اخلاق و خصائص، پسند و نا پسند کو اپنے لیے نمونہ بنانا اور تقلید و اتباع کا اہتمام کرنا لازمی لازم ہے۔ محبوب کی ہر ادا، ہر اعجاز، ہر شیعہ، ہر بات، ہر حرکت، ہر اقدام کو اپنے لیے مشکل راہ بنا کر خود کو اسی طرز پر ڈھالنا عشق صادق کا قضا ہے۔ اس لیے عاشق پر لازم ہے کہ ہر ذرہ میں محبوب کے نقش قدم پر چلے، اجازت کامل کے بغیر عشق پر دھوکا بے معنی ہے۔ حضرت بایزید بسطامی نے ساری عمر خیر خواہی کے لیے نہیں کیا تھا کہ آپ کو بے معلوم نہ ہو سکا کہ نبی کریم ﷺ نے بے چل کس طرح کیا تھا۔ اسی واقعہ کے عشق علامہ اقبال کا ایک شعر ہے کہ:

ہمیں حیات تو نصیب ہوا اور تمہاری وہ بھولی بھری کیفیات جن کو مادی دنیا نے چھین لیا ہے، از سر نو تم کو میسر اجتناب از خوردن خیر خواہ کرو

کہ حضرت بایزید بسطامی جو (محبت میں) جھپٹ لیتے تھے تو بڑا اپنے بچوں کے عشق کا ل تھا، وہ تقلید میں بے مثال میں دیوانی ہو کر چل پڑھ کر دیتی ہے اور تھے۔ چنانچہ انہوں نے اس بنا پر خیر خواہی کھانے سے اجتناب کیا کہ انہیں معلوم نہ تھا جیسے تعاقب کرتی ہے کہ بایزید نے شکار کو کہ حضور ﷺ نے اسے کس طرح شکاری بنا دیا اور اس کے مقابل شکاری کو



کھایا ہے۔ (کہیں محبوب کے بتائے شکار کر دیا۔ ہوتے طریقہ کی خلاف ورزی نہ ہو تو بڑا اپنے بچوں کے عشق کا جذبہ ہے۔ ایک بندہ وہ مومن اپنے نمونہ کے اپنی جان، مال، عزت و آبرو سے بڑھ کر اپنے نبی سے پیار کرتا ہے اور اپنا سب کچھ حاصل نہ ہو چکی تھی اس لیے سوچا ہے۔ دل و عشق او توانا می شود خاک ہدوش ثرابی شود (جن کے نام کا نثار ایک پاک آدمی نے بنا کر ہے) یہ وہ صحابی رسول ﷺ تھے کہ جب جنگ ہوئی تھی تو سارے دشمن اور فوجیں ذرہ اور جنگلی لباس پہن کر جنگ لڑتے تھے۔ لیکن حضرت ضرار بن اذور رضی ایک معمولی سی چڑیا کے بچوں کو جب جنگ

اللہ عز و زور تو در کنار آپ اپنا کرتا بھی اتار دیتے تھے۔ لیے ہال ہرات چمکتے بدن کے ساتھ جب میدان میں اترتے تھے تو ان کے پیچھے چل کر آتی تھی اور ان کے آگے لاشیں، دشمن ان کے نام سے کانپ اٹھتے تھے اور ان کی راہ میں آنے سے گھبراتے تھے۔ جس جرأت و بہادری کے ساتھ حضرت ضرار میدان جنگ میں جاتے تھے عالم میں میں نے مدینہ کا سفر اختیار کیا ہے۔ اسی کا نام عشق رسول ﷺ ہے۔ ایسا ہی عشق و جذبہ و دلیری اقبال ملت اسلامیہ کے لئے اپنے رب سے ملا کرتے تھے۔ اسی کے عشق ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

در مسلمان شوقی نمائندے ہیں
خالد و فاروق و ابوبکر و عمر و عثمان و علی و محمد و خاتم النبیین

ایک بندہ وہ مومن اپنے نبی ﷺ سے اپنی جان، مال، عزت و آبرو سے بڑھ کر اپنے نبی سے پیار کرتا ہے اور اپنا سب کچھ آقا و دو چہاں ﷺ پر قربان کرنا سعادت سمجھتا ہے

کہ مسلمانوں میں شان، محبوبی نہ رہی خالد بن ولید، فاروقی، اعظم اور صلاح الدین دے دارند و محبوبے عارند یعنی ایک رات میں مناجات میں بارگاہ ابرحقان مجاز علامہ اقبال کی آخری تصنیف ہے، جو آپ کی وفات کے بعد نومبر 1938ء میں شائع ہوئی تھی اس میں 23 سے 82 تک جو بیانات اور قصائد درج ہیں ان کا عنوان ہے